14051-سر منڈوانے کا حکم

سوال

کیا سر منڈوانا سنت ہے ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کی کلام سے اخذیہ ہوتا ہے کہ سر منڈانے کی چھ انواع واقسام ہیں :

پہلی قسم :

اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری اوراللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے سر منڈانا، اس میں انسان کواجروثواب حاصل ہوتا ہے، اوریہ صرف چار موقعوں پر ہے اس کے علاوہ پانچویں بھی نہیں وہ پانچ مقام درج ہیں :

1-حج کے موقع پر.

2-عمرہ کرنے کے بعد :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا اللہ تعالی نے اپنے رسول کے خواب کو سچا کر دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقینا پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوگے سر منڈاتے ہوئے اور سر کے بال کتراتے ہوئے چین کے ساتھ نڈر ہوکر}.الفتح(27).

3-بچے کی ولادت کے ساتویں روز بچے کا سر منڈانا، اس کی دلیل ترمذی شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا :

"اے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اسکا سر مونڈو، اور سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو"

سنن ترمذی حدیث نمبر(1439) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر(1226) میں اسے حسن قرار دیا ہے، اورمزید تفصیل کے لیے ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب : تحفۃ المودود صفحہ نمبر(217) بھی دیکھیں.

4-جب کافر شخص مسلمان ہوتو اپنا سر منڈائے، اس کی دلیل ابوداود کی درج ذیل حدیث ہے :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان ہونے والے کافر شخص کو فرمایا :

"تم اپنے آپ سے کفر کے بال اتارو اور ختنہ کراو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (356) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور مزید تفصیل کے لیے المغنی ابن قدامہ (276/1) اور شیخ الاسلام کی شرح العمدۃ (1/350) بھی دیکھیں.

علماء رحمہ اللہ اس پر متفق ہیں کہ ان چار مواقع کے علاوہ سر منڈانا مستحب نہیں.

دیکھیں : الاستقامۃ للشیخ الاسلام ابن تیمیۃ (256/1).

دوسری قسم :

شرک، سر منڈانا اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہوگا.

اور یہ اس وقت ہے جب غیر اللہ کے لیے عاجزی و تذلل کی غرض سے سر منڈایا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں کہتے ہیں :

"جیسا کہ مرید اپنے پیروں کے لیے قسم اور حلف اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں : میں فلان کے لیے سر منڈاؤنگا، اور آپ نے فلاں کے لیے سر منڈایا ہے، تو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کہیں کہ : میں فلاں کے لیے سجدہ کرونگا، اس لیے کہ سر منڈانا خضوع و عاجزی و انکساری اور عبودیت اور ذل میں شامل ہے اسی لیے یہ حج کی تکمیل میں شامل ہوا....

کیونکہ اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی و انکساری اور اس کی عزت کے سامنے پیشانی کو رکھنا بلیغ ترین عبودیت میں سے ہے، اسی لیے جب عرب کسی قیدی کو ذلیل کرنا چاہتے تو وہ اس کا سر مونڈ کر چھوڑ دیتے... الخ

تیسری قسم :

بدعت مکروہہ :

یعنی سر منڈانا مکروہ بدعت ہے، اور اس کی کئی ایک صورتیں ہیں :

ان چار مواقع کے علاوہ تعبد اور تدین کے طور پر سر منڈانا، مثلا اگر سر منڈانا صالحین کی نشانی بنا دی جائے، یا پھر زہد کے اتمام میں شامل ہو، اور یہ بالکل ایسے ہی جیسے خوارج کیا کرتے تھے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیوں کے بارہ وارد ہے کہ آپ نے فرمایا :

"ان کی علامت سر منڈانا ہوگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7007) صحیح مسلم حدیث نمبر (1763).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"ان کی علامت سر منڈانا ہوگی"

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی زینت اور بناؤ سنگھار ترک کرنے کی بنا پر ان کی یہ علامت قرار دی، اور ان کا شعار قرار دیا تا کہ وہ اس کے ساتھ پہچانے جائیں، اور یہ ان کی جہالت ہے.... اور اللہ کے دین میں نئی چیز اور بدعت ہے جو نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی خلفاء راشدین اور ان کے اتباع میں پائی جاتی تھی"

دیکھیں : شرح العمدۃ (231/1) اور مجموع الفتاوی (118/21).

اور یہ بھی اس میں شامل ہے کہ : بعض لوگ توبہ کرنے والے کے معاملہ میں اس سر منڈانا بھی شامل کرتے ہیں، جو کہ بدعت ہے، نہ تو صحابہ کرام میں سے کسی نے ایسا کیا، اور نہ ہی تابعین عظام میں سے کسی نے کیا، اور نہ ہی مسلمان آئمہ کرام میں سے کسی ایک نے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (118/21).

چوتھی قسم :

یہ حرام ہے، اور اس کی کئی ایک صورتیں ہیں :

1- کسی قریبی رشتہ دار وغیرہ کی موت کی مصیبت کے وقت سر منڈانا.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"بلاشبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت آہ و بکا کرنے والی، اور مصیبت کے وقت سر منڈانے والی، اور مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والی سے بری ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (149).

الحالقۃ وہ عورت ہے جو مصیبت کے وقت اپنے بال منڈوائے.

الصالقۃ : وہ عورت جو مصیبت کے وقت مختلف قسم کی آوازیں بلند کرے.

اور الشاقۃ : وہ عورت جو مصیبت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑے.

ابن حجر رحمہ اللہ نے "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں ذکر کیا ہے کہ :

"ایک سو ستر واں (117) کبیرہ گناہ یہ ہے کہ : مصیبت کے وقت بال منڈائے جائیں.

ان کا کہنا ہے : کیونکہ یہ ناراضگی کی علامت اور شعار ظاہر کر رہا ہے، اور تقدیر پر عدم رضا کی علامت ہے. اھ

2-کفار یا فاسق قسم کے افراد جو اپنا سر منڈانے میں مشہور ہیں کے ساتھ مشابہت کرتے ہوئے سر منڈایا جائے، اور بعض اوقات وہ اس پر کوئی معین تیل لگاتا ہے تاکہ وہ بھی ان کی طرح لگے، یا پھر سر کے دونوں جانبوں سے بال چھوٹے، اور درمیان سے لمبے کروائے، تو یہ سب مشابہت حرام ہے، اور سیدھی راہ سے انحراف ہے، اللہ تعالی سے ہم سلامتی وعافیت طلب کرتے ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے :

"جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3401) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

القاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی جس نے بھی اپنے آپ کو کفار یا فاسق یا فاجر لوگوں کے مشابہ بنایا تو وہ انہی میں سے ہے" یعنی گناہ میں ان کی طرح ہے. اھ

پانچویں قسم :

مباح ہے، وہ یہ کہ کسی ضرورت کے پیش نظر سر منڈایا جائے، مثلا بیماری سے علاج کے لیے، یا پھر جوئیں وغیرہ ختم کرنے کے لیے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کتاب وسنت اور اجماع کے ساتھ یہ جائز ہے" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (117/12).

چھٹی قسم :

بغیر کسی ضرورت وحاجت اور مندرجہ بالا اسباب کے بغیر سر منڈایا جائے.

اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کرام تو اسے مکروہ سمجھتے ہیں، یعنی امام مالک رحمہ اللہ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ اہل بدعت یعنی خوارج کی علامت ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے :

"جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

اور بعض علماء کرام اسے مباح قرار دیتے ہیں، انہوں نے درج ذیل احادیث سے استدلال کیا ہے :

ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کی موت کے تین روز بعد آل جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لائے، اور نائی کو بلا کر حکم دیا کہ وہ جعفر کے بیٹوں کے سر مونڈ دے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4192) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو حدیث نمبر (3532) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سارا سر مونڈو یا پھر سارا چھوڑ دو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4195) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3535) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، لیکن ان دونوں احادیث سے بغیر کسی ضرورت کے سر مونڈنے کے جواز پر استدلال کرنا محل نظر ہے:

اول:

کیونکہ یہاں کسی ضرورت کی بنا پر سر مونڈا گیا ہے، تو اس طرح یہ مباح ہوگا، اور یہاں ضرورت و حاجت یہ ہے کہ بچوں کے سر میں بڑوں کی بنسبت جوئیں پڑنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے، کیونکہ ان کے سروں میں رطوبت و مٹی اور گرد زیادہ پڑتی ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (159/4).

دوم:

یہ چھوٹے بچے کے حق میں ہے، اور بچے کے لیے اس کی اجازت ہے جو بڑے کے لیے اجازت نہیں.

دیکھیں: حاشیۃ السندی علی النسائی. اور مجموع الفتاوی (119/21) اور شرح العمدۃ (230/1).

اس پانچویں قسم میں یہ اختلاف اس لیے ہے کہ آیا سر منڈانا مکروہ ہے یا کہ مباح، یا کہ افضل؟

تو افضل یہ ہے کہ سر نہ منڈایا جائے، الفاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: افضل یہ ہے کہ عمرہ اور حج کے علاوہ سر نہ منڈایا جائے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے. اھ

ماخوذ از: عون العبود (248/11).

واللہ اعلم.